THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, July 30, 2012
(84th Session)
Volume VIII No. 02
(Nos. 01-06)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran………….……..	1
2.	Leave of Absence…………………………………	2
3.	Points of Order:	
	• Strike of AGPR Employees……………..	3
	• Convening Senate Session in the Morning due to the Month of Ramadan	4-16
	• Resumption of Drone Attacks ………….	17
	• Raising of Mangla Dam Level Could not Protect Residential Areas…………….	18-19
4.	Commenced Motion:	
	• Load-shedding of Electricity in the country………………………………….	20-33

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume VIII No. 02 | **SP. VIII(02)/2012** 15

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, July 30, 2012

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at five in the evening with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۚ
فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ
يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا
هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ
الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۔

ترجمہ: (روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ (ہے) جس میں قرآن (اوّل اوّل) نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو حق و باطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے۔ تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو چاہیے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (رکھ کر) ان کا شمار پورا کرلے۔ اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا اور (یہ آسانی کا حکم) اس لیے (دیا گیا ہے) کہ تم روزوں کا شمار پورا کرلو اور اس احسان کے بدلے کہ اللہ نے تم کو ہدایت بخشی ہے تم اس کو بزرگی سے یاد کرو اور اس کا شکر کرو۔ اور (اے پیغمبر) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو

(تمہارے) پاس ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہیے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ نیک رستہ پائیں۔

(سورۃ البقرہ آیات: 185–186)

Leave of Absence

جناب چیئرمین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Leave applications

جناب عثمان سیف اللہ خان صاحب نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 27 جولائی تا 2 اگست کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب کامل علی آغا صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد کاظم خان صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 30 اور 31 جولائی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب ظہیر الدین بابر اعوان صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 12 اور 13 جولائی اور موجودہ اجلاس میں مورخہ 27 اور 30 جولائی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ روبینہ عرفان صاحبہ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 27 اور 30 جولائی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب مولابخش چانڈیو، وزیر برائے سیاسی امور نے اطلاع دی ہے کہ وہ بعض مصروفیات کی بنا پر مورخہ 30 اور 31 جولائی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ جی، حاجی عدیل صاحب۔

Points of Order

Strike of AGPR Employees

سینیٹر حاجی محمد عدیل: شکریہ جناب چیئرمین۔ تقریباً تین ہفتوں سے AGPR میں ایک ہڑتال ہے جو ابھی تک ختم نہیں ہو رہی ہے۔ اب اس کا نتیجہ یہ ہے کہ یکم کو ہمارے سرکاری ملازمین بھائیوں کو تنخواہیں نہیں ملیں گی کیونکہ جب AGPR کا دفتر کام ہی نہیں کرے گا تو وہ تنخواہیں ان کو کہاں سے دیں گے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں اگر ہماری کوئی راہنمائی کی جائے کہ اگر یہ ہڑتال تین ماہ سے تھی اور یہ بڑا important محکمہ ہے تو ان سے بات کیوں نہیں ہوئی اور اس ہڑتال کو ختم کرنے کے لیے کسی نے کوشش کیوں نہیں کی۔ فرض کیجیے کہ یہ ہڑتال کل اور پرسوں تک جاری رہتی تو بہت سارے غریب ملازمین ہیں۔ ممکن ہے جن کے گریڈ زیادہ ہیں وہ ایک ہفتہ یا دس دن تک برداشت کرلیں گے دیر سے ان کو تنخواہ ملے لیکن چھوٹے گریڈوں کے ملازمین کو اگر تنخواہ یکم کو نہیں ملی اور رمضان کا مہینہ ہے جہاں مہنگائی ویسے بھی دگنی ہو چکی ہے تو وہ کیا کریں گے؟ مجھے نہیں پتا کہ کون اس کو deal کرتا ہے۔ 60,70 وزیر ہیں اور Advisors ہیں پتا نہیں ہے کہ یہ کس کے ذمہ ہے۔ وزیر خزانہ صاحب یا کوئی وزیر مملکت اس کا جواب دے گا۔

جناب چیئرمین: Leader of the House تشریف رکھتے ہیں ان سے جواب لے لیتے ہیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: شکریہ۔

جناب چیئرمین: زاہد خان صاحب! آپ کا بھی اس issue پر ہے۔

سینیٹر محمد زاہد خان: نہیں جناب۔

جناب چیئرمین: جی، ظفر علی شاہ صاحب۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! یہ AGPR کا محکمہ جو کہ بذات خود بہت بڑا important محکمہ ہے جو کہ وفاقی اور صوبائی ملازمین کو تنخواہیں جاری کرتا ہے۔ اب اگر وہاں پر تین ہفتے سے کوئی strike چل رہی ہے اور حکومت کا اس کی طرف کوئی توجہ نہ دینا، ان کے اپنے کوئی مطالبات ہوں گے، کوئی demands ہوں گی۔ جبکہ رمضان کا مہینہ ہے۔ اوپر سے عید کا تہوار آرہا ہے۔ مہنگائی کے اس دور میں لوگوں کا مہینہ گزارنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات میں ہم مرکزی حکومت کو جناب کی وساطت سے یہ کہیں گے کہ وہ اس میں intervene کریں اور AGPR کے ملازمین کے جو جائز مطالبات ہیں وہ بھی مان لیں اور اس strike کو بھی ختم کرائیں تاکہ باقی جو مشینری ہے وہ سکھ کا سانس لے سکے گا۔ جناب چیئرمین! ایک آخری بات ہے اور میری درخواست ہے کہ سینیٹ کا اجلاس جو آئندہ دو یا تین ہفتے چلنا ہے تو یہ صبح کے وقت بلایا جائے تاکہ ملازمین اور اراکین سینیٹ کو بھی کوئی تکلیف نہ ہو کیونکہ یہ رمضان کا مہینہ ہے۔

Convening Senate Session in the Morning due to the Month of Ramadan

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: جناب والا! گزارش یہ ہے کہ ہم نے خود ایوان میں یہ فیصلہ کیا کہ ہم شام کا اجلاس چلائیں گے۔ آج دو چار شریف ملازمین ہمارے پاس آئے، انہوں نے کہا کہ آپ تو چار بجے سے چھ بجے تک اجلاس چلالیں گے اور پھر ساتھ ہی گھروں میں جا کر افطاری کر لیں گے۔ ہمارا بھی سوچیں کہ جب تک ہم راولپنڈی پہنچیں گے اس وقت تک افطاری کا وقت ختم ہو جائے گا۔ میری رائے یہ ہے، اگر میرے دوسرے ساتھی بھی اس کو مان لیں کہ اس وقت کو revive کر لیں۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: میں بھی حاصل خان کی بات کی تائید کرتا ہوں۔ اسی طرح ہمارے پاس بھی لوگ آئے اور انہوں نے کہا کہ اگر آپ نے رمضان شریف میں اجلاس کرنا ہی ہے تو پھر صبح کے وقت کریں تاکہ ہمیں گھر پہنچنے میں کوئی دقت نہ ہو۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! اس دن Business Advisory Committee میں بڑی generous offer تھی افطاری کی، I don't know کہ وہ offer stand کرتی ہے یا نہیں کرتی۔ بہرحال معزز ارکان نے یہ بات کی تھی اور اسی وجہ سے اس اجلاس کو ساڑھے چار بجے رکھا گیا تھا لیکن ویسے normally Monday کو evening ہی میں اجلاس ہوتا ہے۔ یہ ایک بڑی

افطاری کی generous offer تھی and Hasil Khan was also there اور انہی کے کہنے پر یہ ہوا تھا لیکن جیسا کہ آپ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ hardship ہے، particularly employees کے لیے تو obviously Leader of the House and Leader of the Opposition یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ لوگوں کی رائے بھی ہے تو I will have a consultation with them لیکن اس سے پہلے AGPR پر بدر صاحب! آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

سینیٹر محمد جہانگیر بدر (قائد ایوان): جناب چیئرمین! یہ law and order situation کے ساتھ منسلک ہے اور یہ labour union کا matter ہے اور AG Office کی انتظامیہ کے ساتھ چل رہا تھا اور اس پر کافی تلخی پائی جاتی تھی۔ Trade Union Activities کو 18th Amendment کے بعد صوبے deal کر رہے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ کسی نے ان کے مطالبات اور معاملات سنے نہیں جس کے بعد تلخی اتنی زیادہ ہو گئی اور یہ تو Interior Ministry والے ہی بتا سکیں گے کہ what is the legal position on this لیکن ground reality یہ ہے کہ ان کی union کے صدر کا قتل ہو گیا اور Accountant General کے خلاف قتل کا مقدمہ درج ہوا اور گرفتاری عمل میں لائی گئی چنانچہ وہاں پر دونوں جانب سے ہڑتال جاری ہے۔ وہاں کے جو union leader ہیں، بخش الٰہی صاحب، میں ان کے گھر گیا، میں ان کے بچوں سے ملا، وہاں پر union کے دوسرے لوگ بھی آئے ہوئے تھے، انہوں نے بتایا کہ پنجاب حکومت قاتلوں کو گرفتار نہیں کر رہی ہے اور ہم پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ ان کے بیٹے نے مجھ سے کہا کہ ان کو security مہیا کی جائے کیونکہ ان کو threats دی جا رہی ہیں کہ وہ case کی پیروی نہ کریں ورنہ ان کو مار دیا جائے گا۔ لہٰذا یہ تلخی دونوں جانب سے ہے، if Leader of the Opposition agrees with me تو اس پر Centre کی طرف سے جو support وہ چاہتے ہیں we are ready to give لیکن وہاں پر، پنجاب میں جو انتظامی مشینری ہے یعنی police and the administrative machinery, they should come and be operative کہ اس معاملے کو حل کرنے کے لیے وہاں کی trade union کے ساتھ بات چیت کریں، وہاں law and order situation کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ وہاں پر ان کے بچوں کو threats ہیں، ان کو تحفظ فراہم کریں تا کہ وہاں کے غریب لوگ، یونین کے لوگ جو انتظامیہ کے ہاتھوں insecure ہیں، ان کو تحفظ دیا جائے۔ میں

وہاں پر نہیں گیا، نہ میں نے وہاں پر کسی سے بات چیت کی ہے اور Centre کی طرف سے کسی کی duty نہیں لگائی گئی کہ کہیں یہ صوبائی معاملات میں مداخلت نہ سمجھی جائے لیکن اگر Leader of the Opposition صوبائی حکومت سے بات کرتے ہیں تو ہم ان معاملات کو منصفانہ بنیادوں پر حل کرنے کے لیے کوشش کریں گے that the law should also take its course اور کسی کے ساتھ زیادتی بھی نہ ہو اور انصاف کو بھی راستہ ملے کہ بہرحال ایک مزدور لیڈر، ایک غریب آدمی کا خون ہوا ہے اور کیسے اس کے خاندان کو انصاف مل سکتا ہے اور باقی labour leaders کو مطمئن کرنا اس ضمن میں میرے خیال میں ضروری ہو گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی اسحٰق ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد حزب اختلاف): مہربانی، جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے تو اپنے دوست اور بھائی بدر صاحب کو دوبارہ قائد ایوان nominate ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ میری اطلاع یہ ہے کہ ان کا دوبارہ notification ہو گیا ہے، نئے وزیراعظم صاحب نے ان کو اس ایوان میں اپنا attorney accept کر لیا ہے۔ امید ہے کہ باقی formalities بھی پوری ہو جائیں گی۔ میں نے آپ کو مبارک باد پیش کی ہے۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: بڑی مہربانی۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میں سمجھتا ہوں کہ یہ credit Opposition کو جاتا ہے کہ آپ کا دوسری مرتبہ notification ہوا اور جو ایک قانونی flaw تھا وہ ختم ہوا ہے، اس سے ایک اچھا precedent set ہو گیا ہے، اس سے clarity آ گئی ہے ورنہ ایسی چیزوں پر تو لوگ کورٹ میں ہی جاتے ہیں۔ So, this credit goes to this House کہ ہم نے خود ہی اپنے ایک grey area کو ٹھیک کیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک 18 ویں ترمیم کا تعلق ہے جناب چیئرمین! تو اس میں devolution اور اداروں میں تو کوئی تصادم نہیں ہے۔ ویسے تو ہم ہر چیز 18 ویں ترمیم پر ڈال دیتے ہیں۔ اگر ادارہ وفاقی ہے تو یہ وفاق کی ذمہ داری ہے اور اگر ادارہ صوبائی ہے تو پھر صوبے کی ذمہ داری ہے۔ AGPR basically وفاقی ادارہ ہے اور اس کے جو issues and demands ہیں ان کے بارے میں مجھے precisely تو نہیں معلوم لیکن اگر ان کا کوئی issue ہے *vis a vis* کوئی

administrative action or support required ہے تو میں ان کو assure کرتا ہوں کہ ہم intervene کریں گے حکومت پنجاب سے لیکن مجھے شنید ہے کہ ان کے اور بھی charter of demands ہیں۔ یہ ایک رسم چل پڑی ہے کہ لوگ اب سڑکوں پر نکلتے ہیں، اپنی demands دیتے ہیں، پھر وہ پوری ہوتی ہیں۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ یہ exactly ان سے معلومات لے لیں کہ charter of demand کیا ہے۔ Anything which relates to Punjab Government's facilitation, we will get it. لیکن یہ ادارہ Federal ہے اور میں ان کو assure کرتا ہوں کہ انشاء اللہ we will get that support from the Punjab Government and there is no issue at all. Thank you.

Mr. Chairman: There are two things Dar *sahib* and Bader *sahib.* One is that earlier to the incident of murder and subsequent of that their demands. One relates to the registration of a case and taking in custody of those culprits, this relates with the provincial Government. You can take it up.

دوسری بات، جہانگیر بدر صاحب، آپ وزیر خزانہ سے تفصیل لے لیں کہ ان کی demands کیا ہیں کیونکہ یہ point out کیا گیا ہے کہ بہت سارے سرکاری ملازمین کو تنخواہیں نہیں ملیں گی۔ ویسے بھی اس وقت رمضان ہے اور پھر آگے عید بھی آرہی ہے۔ So, these are the issues. Please take it up with the Finance Minister, have the details, پھر آپ وہ بتا دیں House میں۔ Wherever we can intervene, certainly, we will. Thank you.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب چیئرمین! یہ معاملہ چونکہ آج ہی ادھر آیا ہے اور یہ without notice آیا ہے، ہم اس پر proceed کریں گے انشاءاللہ۔

جناب چیئرمین: جی ہمایوں خان صاحب۔

(مداخلت)

سینیٹر حاجی محمد عدیل: آج ایک dinner ہے ہمارے ایک ساتھی سینیٹر عباس خان کی طرف سے تو اگر ایسی صورتحال ہو جیسے آج ہے تو اس دن اجلاس شام کا ہونا چاہیے اور یہ ایک فیصلہ ہوا

تھا کہ اجلاس شام کو ہوگا تو پھر اس فیصلے کو کیوں بدلتے ہیں۔ ہاں جس دن کوئی dinner یا افطار ڈنر نہیں ہے تو پھر اس دن صبح اجلاس کر لیجیئے۔

جناب چیئرمین: حاجی صاحب! یہ جو dinner دیا جا رہا ہے honourable Senators کے honour میں تو یہ جو 400 ملازمین ہیں ان کو بھی افطاری دی جائے گی؟ ان کا بندوبست کون کرے گا؟ کیا آپ کریں گے؟ میرے خیال میں سیکرٹریٹ ان کو افطاری فراہم نہیں کر سکتا۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: ایسی اچھی بات آپ کے ذہن میں اس وقت کیوں نہیں آئی جب یہ معاملہ طے کیا جا رہا تھا۔

جناب چیئرمین: یہ demand بھی آپ کی تھی اور offer بھی آپ کے honourable members کی تھی۔ I never suggested this. This was your demand and Abbas Khan was very vigilant at that time that he offered, Zahid Khan offered, even Hasil Khan offered کہ جی ہم افطاری کروائیں گے۔ جی ہمایوں خان صاحب۔

سینیٹر محمد ہمایوں خان: جناب چیئرمین! میرا point of order PTCL سے متعلق ہے، میں قائد ایوان کی توجہ چاہوں گا۔ جناب والا! PTCL اپنے consumers کو جو اس ملک کے 18 کروڑ عوام ہیں، لوٹ رہا ہے۔ میں اس میں دو چیزیں point out کروں گا کہ جیسے ایک connectivity charges ہوتے ہیں جو ہوتے تو تھوڑے سے ہیں جو تقریباً۔۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: Hamayun Khan, do you think this issue could be resolved only by raising a point of order? If you really want to resolve these things then there are rules and provisions and come up with those provisions. Let's take up this issue. Let's decide this, simply by pointing such sort of things, it would be only a point scoring. If you really want to do a service to the people of Pakistan bring them according to the rules.

سینیٹر محمد ہمایوں خان: یہ point scoring نہیں ہے۔ آپ کا یہ attitude غلط ہے اور آپ غلط بات کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: ہمایوں خان میری بات سن لیں۔ میری گزارش سن لیں کہ اگر Really we want to do a service to the people of Pakistan, the rules are provided we can ask the concerned Minister to come up with the answer.

سینیٹر محمد ہمایوں خان: منسٹر صاحب کدھر ہیں۔

جناب چیئرمین: میری بات تو سن لیں۔ ہمایوں خان، آپ Calling Attention notice دیتے ہم Treasury Benches سے کہتے، لیڈر آف دی ہاؤس سے کہتے تو کوئی جواب آتا اور لوگوں کو ہم کوئی مسئلہ حل کرکے دیتے۔ خالی ہم Point of order raise کر دیں گے۔ They are not responsible to answer to that. Under the rules let's make them responsible. Let,s put an obligation on them. Kindly give a calling attention notice. If we want to serve the people of Pakistan then at least let's follow the certain laid down precedents for that. Let's do that.

سینیٹر محمد ہمایوں خان: میری کوئی پارٹی نہیں ہے کہ میں پارٹی کے لیے point of scoring کروں۔ میں ایک real issue اٹھا رہا ہوں اور آپ اس پر کہہ رہے ہیں کہ میں point scoring کر رہا ہوں۔ افسوس کی بات ہے۔

جناب چیئرمین: میں تو چاہ رہا ہوں کہ آپ calling attention notice دیں۔ We can ask the treasury benches for that. ہم اس کو حل کرنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر محمد ہمایوں خان: جناب، یہاں منسٹر ہے نہیں،

جناب چیئرمین: دیکھیں، this is not your headache. Somebody from the Cabinet would represent the Prime Minister over here وہ جواب لے کر آئے گا۔ آپ proper آئیں تاکہ we can give a relief for that.

سینیٹر محمد ہمایوں خان: جناب، ایک ہفتے کے لیے آپ نے نوٹس کیا ہوا ہے اس میں میں call attention notice دوں تو سیشن ختم ہو جائے گا۔

Mr. Chairman: That is our headache.

آپ نے دیا تو نہیں ہے۔شکریہ، اسحاق ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! پہلے issue پر جو بات ہوئی تھی میرا خیال ہے اگر آپ کے ساتھی برا نہ منائیں تو یہ mandatory کر دیں۔دیکھیں، کچھ دوست کہہ رہے ہیں کہ جس دن کوئی افطاری ہوگی تو اس دن سیشن بھی آپ afternoon میں کریں یعنی pre *iftary* اس پر یہ mandatory ہو۔ I hope nobody will mind it کہ جو host ہے تو یہ 400 جو سٹاف ہے اس کا بھی بندوبست کرے۔چاہے یہاں کر دے، چاہے وہ اسی ہوٹل میں کر دے لیکن وہ مناسب نہیں ہے۔ان کے لیے اتنا time نہیں ہوگا کہ وہ گھروں کو پہنچ سکیں۔ یا پھر آپ session صبح کر لیں اور جس دن افطاری ہوگی اور جس جس نے آنا ہوگا وہ آجائے گا تو ہم ان لوگوں کو تنگ نہ کریں۔

جناب چیئرمین: جی کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین: شکریہ، جناب چیئرمین! ایک تو لیڈر آف دی ہاؤس نے جو بات کی ہے۔میں اس بات میں ذرا simple ایک suggestion دوں گی۔ AGPR کے مسئلے میں، کہ جو ملازمین ہڑتال پر ہیں ان کے دو بڑے issues ہیں ایک تو ان کی seniority کا اور دوسرا ان کا pay 100% کو increase کرنے کا، شاید ملک کے حالات ایسے نہیں ہیں کہ ہم 100% Pay کسی بھی ادارے کی increase کریں مگر کچھ اداروں کی increase 300% ہوئی ہے اور ڈار صاحب جانتے ہیں کیونکہ وہ کمیٹی میں تھے۔ہمارے فنانس منسٹر یا کوئی اور ان کے ساتھ بیٹھ کر ایسے ہو جائے کہ یہ دو مہینے رمضان اور عید پر لوگوں کو تنخواہ کا مسئلہ نہ ہو، کیونکہ لوگ تنخواہ پر ہی depend کرتے ہیں۔

دوسرا یہ ہے کہ ان کے ساتھ یہ بات چیت ہو سکتی ہے کہ اگر 100% نہیں تو 80%، اگر 80% نہیں تو 50%، اگر 50% نہیں تو 40%، یعنی کوئی نہ کوئی بات چیت ان سے کرنی چاہیے۔جس طرح پہلے ڈاکٹروں سے بات ہوئی، پھر ڈاکٹرز سڑکوں پر نکلے اور بچے جل کر مر گئے آپ کو پتا ہے کہ ان کی لاپرواہی کی وجہ سے لوگ مر گئے تو ہمیں اس پوزیشن اور اس end پر نہیں جانا چاہیے۔

تیسرا میں ایک اور issue کی طرف توجہ دلاؤں گی اگر آپ مجھے تھوڑی سی اجازت دے دیں۔ کیونکہ رمضان ہے اور بولنے کے لیے بھی بڑی طاقت کی ضرورت ہے۔ میں ایک اور چیز کی طرف توجہ دلاؤں گی کہ بلوچستان سے ڈاکٹر دین محمد کرد صاحب اور تین ہندو تاجر جن کی کسی سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ایک ہی دن میں اغواء ہوئے۔ جناب، یہ بڑی توجہ طلب بات ہے اگر آپ پسند فرمائیں تو رحمٰن ملک صاحب کو میں مبارکباد بھی دیتی ہوں ان کو دوبارہ سینیٹر اور وزیر بننے پر، میں کہتی ہوں کہ وہ آ کر یہاں وضاحت کریں کہ دن بدن جو حالات خراب ہو رہے ہیں اس کو کسی طریقے سے کنٹرول کیا جائے۔ ڈاکٹرز، ٹیچرز، تاجر اور عام لوگ اغواء ہو رہے ہیں تو یہ بڑی توجہ کی بات ہے۔

جناب چیئرمین: جناب زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: شکریہ، جناب چیئرمین صاحب! میں جس issue پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ میرے خیال میں وہ ملک کا سب سے بڑا اہم اور burning issue ہے۔ کیونکہ رمضان ہے اور میں نے صبح لکھ کر بھی دیا ہے۔ بجلی نہیں ہے، لوگ پانی کے لیے تڑپ رہے ہیں۔ بچے پانی کے لیے تڑپ رہے ہیں---

جناب چیئرمین: خان صاحب اگر آپ commenced business دیکھیں جو آج order of the day پر ہے لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن بھی دیکھ لیں۔ مشہدی صاحب کا commenced motion یہ مئی سے چل رہا ہے تو we have already taken it up. اس پر جس جس نے بات کرنی ہے آپ بات کر لیں۔ میں point of order سے بہتر سمجھتا ہوں کہ اس commenced business اور Order of the Day پر ہم چلے جائیں۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جب میں اپنی بات مکمل کر لوں۔ دیکھیں، ہونا تو یہی چاہیے تھا کہ منسٹر یہاں پر موجود ہوتا، اگر آپ کے order of the day پر موجود ہے تو آپ کے منسٹرز ہیں نہیں، جس نے ہاؤس کو جواب دینا ہے اور اگر وہ ہاؤس کو جواب نہیں دے گا اور وہ نہیں ہوں گے تو میرے خیال میں ہمارا یہاں آنا مناسب نہیں ہے اور حکومت نے جس مقصد کے لیے یہ اجلاس بلایا تھا وہ تو ختم ہی ہو گیا ہے ہم تو ویسے ہی لڑ رہے ہیں کہ صبح کرو، شام کو کرو۔ اجلاس کا کیا فائدہ ہے اجلاس صبح کریں یا شام کو کریں۔ جب عوام کے مسائل discuss نہ ہوں، جب عوام کے مسائل حل نہ ہوں، جب عوام کے مسائل کی طرف توجہ نہ ہو، وزیر آتے نہیں ہیں اور جو وزیر response نہیں کرتے ہیں

اور یہاں بیٹھ کر شام کو چلے جاتے ہیں اور TA/DA لیتے ہیں تو اس سے بہتر ہے کہ ہم اس اجلاس کو prorogue کر دیں وہ زیادہ بہتر ہوگا۔ مریض ہسپتال نہیں پہنچ سکتے۔ آپ کا موٹروے بند ہے۔ موٹر وے پر کوئی نہیں جا سکتا۔ مریض مر رہے ہیں اور آپ کے منسٹرز صبح کو درخواست بھیج دیتے ہیں کہ میں نہیں آتا ہوں۔ جب آپ کا منسٹر نہیں آئے گا اور جواب نہیں دے گا تو میرے خیال میں اس ہاؤس میں اس وقت بیٹھنا یا صرف اپنا TA/DA بنانا اس کے علاوہ میرے خیال میں کوئی اور مطلب نہیں ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: مولانا غفور حیدری صاحب ۔آپ کو مائیک دیتے ہیں ۔ غفور حیدری صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: ہم چلے جاتے ہیں۔

(اس مرحلے پر ANP کے ممبران ہاؤس سے چلے گئے)

سینیٹر مولانا عبد الغفور حیدری: میں رحمٰن ملک صاحب کو دوبارہ سینیٹر منتخب ہونے، حلف اٹھانے اور وزیر بن کر صدر صاحب سے حلف بھی لیا لیکن مسائل جوں کے توں ہیں اور پورے ملک میں امن و امان کا مسئلہ گمبھیر ہے لیکن بالخصوص بلوچستان کے حوالے سے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ کوئٹہ یا دوسرے شہروں میں مسلسل target killing پھر اغواء ، گرفتاریاں اور اغواء برائے تاوان جاری ہیں اور قلات میں تین ہندو اقلیت برادری کے تاجروں کو اٹھا لیا گیا ہے اور تین دن سے مسلسل بازار بند ہیں اور لوگوں نے کئی دفعہ نیشنل ہائی وے کو بند کیا ہوا ہے اور ہنوز ابھی تک یہ سلسلہ جاری ہے ۔جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے میں وفاقی اور صوبائی حکومت سے بھی درخواست کروں گا کہ پاکستان کا عام شہری تو غیر محفوظ ہے ہی ، لیکن ہماری اقلیت برادری کے لوگ ہیں جن کی یہاں کوئی سیاسی قوت بھی نہیں ہے اور خاص کاروباری ذہن کے تاجر لوگ ہیں ان کا مسلسل اغواء اور بہت سے دوسرے لوگ ایسے ہیں جن کو قتل کیا گیا ہے اور ان کے قاتل ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے تو میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وفاقی اور صوبائی حکومت اس حوالے سے کوئی action کریں اور اغواء برائے تاوان کے لیے جو لوگ اٹھا لیے گئے ہیں ان کو جلد از جلد بازیاب کرائیں۔

جناب چیئرمین: جناب طاہر حسین مشہدی صاحب۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you, Mr. Chairman! first of all, I will like to clarify the matter because I happened to be there attended that Advisory Committee meeting. I am the member of that Advisory Committee. It was decided and it was not decided by you, you are absolutely correct. You neither told anybody to hold *Iftar* party. You never forced anybody to agree on any time. It was our agreement, of all the party leaders that the meetings should be held in the afternoon and followed by the *iftar* party. You must have seen the sense of the House and I tend to agree with Leader of the Opposition that we can reconsider it. We should take the sense of the House into consideration and we can have the parties as promised by the members or as desired by the members. They want to give *Iftar* parties. It is a very good gesture on their part but we can hold the meetings in the morning and anybody who is invited can attend the meetings in the afternoon. But my point of order sir, is that Karachi کی حالت بگڑتی جا رہی ہے۔ صوبائی حکومت silent spectator کی حیثیت سے وہاں بیٹھی ہوئی ہے۔ ایک politicized corrupt police force جو بالکل بیکار ہے اور اس کے ساتھ رینجرز بھی بیکار ثابت ہوئی ہے۔ نتیجتاً وہاں پر kidnapping for ransom rampant ہو گئی ہے۔ وہاں پر criminalization, gang warfare, gang killing, target killing اور اس کے بعد بھتہ خوری اس حالت کو پہنچ گئی ہے کہ وہاں پر ساری انڈسٹری بند ہو رہی ہے۔ وہاں پر ساری ٹریڈ، انڈسٹری بند ہو رہی ہے۔ اگر کراچی کی انڈسٹری بند ہو گی، کراچی کی ٹریڈ بند ہو گی، کراچی کی کامرس بند ہو گی تو پورے پاکستان پر اثر ہو گا۔ وہ پاکستان کا financial hub ہے۔ ستر فیصد پاکستان کی revenue کراچی سے ملتی ہے and yet کوئی political will وہاں پر نظر نہیں آ رہی۔ آج صبح، آج کی اخباروں میں قائد تحریک الطاف حسین بھائی کا پیغام ہے کہ بھتہ خوری کو بند کروایا جائے۔ صوبائی اور وفاقی حکومت اس پر توجہ دے اور جتنی جلدی ہو سکتا ہے اسے بند کر سکتی ہے، اگر political will ہو اور اگر provincial home department اپنا کام پورا کرے، اگر پولیس

اپنا کام پورا کرے، اگر رینجرز اپنا کام پورا کرے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہاں امن قائم نہ ہو۔ جناب چیئرمین! میرا بہت ضروری point یہ ہے کہ مجھے ایک conspiracy نظر آرہی ہے اور یہ پورے پاکستان میں destruction کر رہی ہے۔ پاکستان کو اس وقت بھائی چارے، محبت، پیار، ایک دوسرے کی یکجہتی کی ضرورت ہے۔ رمضان شریف کا مہینہ ہے۔ لوڈ شیڈنگ اور مہنگائی لوگوں کو علیحدہ مار رہی ہے اور اس کے بعد کراچی میں target killings اور sectarian killings کا بھی نوٹس لیا جائے۔ میں مبارک دیتا ہوں honourable Interior Minister کو کہ وہ دوبارہ سینیٹر بنے ہیں۔ دوبارہ منسٹر بنے ہیں۔ بہت اچھی بات ہے مگر وہ بھی floor of the House پر آئیں اور براہ مہربانی اپنی تنخواہ جو لیتے ہیں اسے پورا کریں اور اس ایوان میں آکر ہمیں رپورٹ دیں کہ یہ کب ختم ہو گا اور کیا action وہ لے رہے ہیں۔ دیکھیے political parties اے این پی، پاکستان پیپلز پارٹی اور متحدہ قومی موومنٹ اتنا ہی کر سکتی ہیں جتنا سیاسی جماعتیں کر سکتی ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ کرنل صاحب۔ Now we take commenced motions. شاہ صاحب! lets move to the agenda also. ہم نے آغاز سے ہی points of order بہت کر لیے ہیں۔ میں اب Leader of the House and the Leader of the Opposition سے پوچھ لیتا ہوں کہ commenced business ہے should we proceed with that. It is private members' day. جناب بدر صاحب! میں آپ سے اس کے متعلق رائے لینا چاہتا ہوں۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب! آپ Leader of the Opposition سے پوچھ لیں۔

Mr. Chairman: I will give the opportunity to everybody جس نے بھی ایک دفعہ کہا ہے۔ شاہ صاحب تشریف رکھیں I will give you the opportunity. اس پر مجھے بتایا جائے کہ جو commenced business ہے we should proceed with this or not?

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: چیئرمین صاحب! آپ کو یاد ہو گا کہ یہ طے ہوا تھا کہ آپ points of order آخر میں رکھا کریں گے۔ اب آپ خود ہی اپنی management خراب کر

رہے ہیں۔ اگر آپ آخری پندرہ یا بیس منٹ رکھ لیتے knowing کہ آپ نے چھ بجے adjourn کرنا ہے تو بہتر ہوتا۔ پہلے آپ commenced business شروع کریں اور آخری آدھ گھنٹہ، پہلے آدھے گھنٹے کا فیصلہ ہوا تھا کیونکہ آج اجلاس ہی سوا گھنٹے کا ہے تو یہ بہتر ہوتا۔

Mr. Chairman: I agree with you.

Senator Mohammad Ishaq Dar: This is the only solution.

Mr. Chairman: I certainly agree with it but my submission is that at least the parliamentary leaders should convey to their honourable members that at the start of the proceedings until and unless some irregularities are done in the House, they should not raise point of order but if there is truly point of order then they should raise their hands otherwise permit me that I should proceed with the Order of the Day.

میرا مطلب ہے کہ یہ پارلیمانی لیڈرز کا کام ہے۔ ہم جونہی proceeding شروع کرتے ہیں تو flickerبج رہا ہوتا ہے تو

what should I do then? I am handicapped then.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: چیئرمین صاحب! اب problem یہ آتی ہے کہ آج آپ نے دیکھا کہ پہلے Treasury Benches کی جانب سے point of order AGPR پر شروع ہوا۔ جب ایک طرف سے شروع ہوتا ہے تو پھر

it is difficult to control the other side.

Mr. Chairman: It is not only the Treasury Benches but the political leadership should also be included.

پارلیمانی لیڈرز کو بھی ساتھ ساتھ کچھ کرنا چاہیے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: اگر یہ rule طے ہو جائے کہ جو بھی ٹائم ہے اس سے صرف آدھ گھنٹہ پہلے آپ نے points of order لینے ہیں۔ تین گھنٹے کا لمبا اجلاس ہوتا ہے تو لوگ پہلے آدھے

گھنٹے میں points of order دے کر چلے جاتے ہیں۔ پھر چھٹی ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے points of order کے لیے ڈھائی گھنٹے انتظار کریں۔ پھر اسی اصول پر چلیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، agreed اس بارے میں مجھے پوچھ لینے دیں۔ شاہ صاحب آپ کا کیا ہے؟ میرا مطلب ہے

what is your issue? But this is your second point of order in the start of the proceeding. If it is really a point of order, I will give you a time but at lease we must understand the rules also.

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اجازت دی۔ میرا کوئی point of order اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے national issue سے ہٹ کر نہیں ہوگا۔ کوئی irrelevant نہیں ہوگا۔ کوئی frivolous نہیں ہوگا۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب! مجھے ضرورت نہیں ہے کہ میں آپ کو بتاؤں کہ point of order کن issues پر raise ہوسکتا ہے۔ I should not mention all these rules at least to you.

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: میں عرض کروں کہ بالکل relevant ہوگا اور جناب کی proceeding جو ابھی چل رہی ہے اور جیسے لیڈر آف دی اپوزیشن صاحب نے فرمایا ہے کہ جب ایک issue raise ہوتا ہے۔ جناب چیئرمین! میں ابھی واضح کر دیتا ہوں، بجائے اس کے کہ باقی ہاؤس کا وقت ضائع کروں۔ جناب چیئرمین! میں بھی ایک issue raise کرنا چاہتا تھا لیکن اس سے پہلے یہ بات اس سے connected ہی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ میں نے فیڈرل گورنمنٹ سے پوچھنا ہے لیکن اس پوچھنے سے پہلے مجھے جو کچھ محسوس ہوا کہ وفاقی حکومت اپنے اتحادیوں کا اعتماد کھوتی جا رہی ہے۔

Mr. Chairman: This is not a point of order. It is very unfortunate

شاہ صاحب! It does not relate to the proceeding مجھے بزنس کرنے دیں۔ شاہ صاحب! you have got every right for this when the Question Hour is over, when the business is over آپ raise کریں۔ What sort of irregularity is being done in the House? شاہ صاحب! اتحادیوں کی بات that is

مجھے کسی اور کو a separate issue point of order سمجھانا پڑے تو اور بات ہے۔ اگر ظفر علی شاہ کو مجھے یہ بتانا پڑے کہ point of order raise کیسے ہوتا ہے This is a very unfortunate thing.

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: اگر گورنمنٹ نے گورنمنٹ کو defend کرنا ہے تو صورت حال کچھ اور ہو گی۔

جناب چیئرمین: گزارش ہے کہ اگر گورنمنٹ کو آپ نے tough time دینا ہے تو then there are laid procedures, come up with those procedures.

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب! میں نے یہ نہیں کہا کہ کراچی میں کیا ہو رہا ہے، حکومت کیا کر رہی ہے؟

جناب چیئرمین: یہ آپ کی درد سری نہیں ہے۔ یہ تو جہانگیر بدر کی درد سری ہونی چاہیے۔

Resumption of Drone Attacks

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: اب میں straight away اپنے point of order پر آتا ہوں۔ جناب چیئرمین! کل پھر پاکستان کی حدود میں ڈرون حملہ ہوا ہے۔ پھر آپ کہیں گے کہ منسٹر صاحب یہاں پر نہیں ہیں، کون جواب دے گا۔ جناب چیئرمین! یہ بات پوری قوم کے سامنے آچکی ہے کہ پہلے کچھ verbal معاہدے ہوئے ہیں اور پھر کچھ written معاہدے ہوئے ہیں۔ میں جناب کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ڈرون حملوں سے پاکستان کے شہریوں کو بیرونی حدود سے داخل ہو کر مارنے سے ہماری وفاقی حکومت نہیں روک سکی لیکن آپ کی وساطت سے یہ تو بتایا جائے کہ وہ کون سا تحریری معاہدہ ہے جو ہوا ہے۔ اسے کل پرسوں تک آپ منگوا لیں کیونکہ پاکستان کی پارلیمنٹ کا right ہے کہ اسے بھی پتا چلے کیونکہ ریکارڈ یا میڈیا کی وساطت سے اس وقت تک ہمیں کوئی پتا نہیں کہ وہ معاہدہ کیا ہے۔ کیا یہ پارلیمنٹ کا حق نہیں ہے کہ پارلیمنٹ کے اراکین کو پتا چلے کہ ہماری وفاقی حکومت یا فارن ڈیسک یا فارن آفس نے وہ معاہدہ کیا کیا ہے۔ جناب چیئرمین! میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ treasury benches سے کہیں کہ ان کا لکھا ہوا معاہدہ کل کے اجلاس میں، ایوان میں پیش کرے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب راجہ ظفر الحق۔

Raising of Mangla Dam Level Could not Protect Residential Areas.

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: شکریہ، جناب چیئرمین! میں مختصر ترین الفاظ میں ایک معاملے کی طرف توجہ دلانا چاہوں گا کہ منگلا ڈیم کے متاثرین کی ایک بڑی تعداد کئی دنوں سے میرے پاس آ رہی ہے، واپڈا کے اس فیصلے کے بارے میں کہ منگلا ڈیم کا لیول ایک ہزار دو سو دس فٹ سے ایک ہزار دو سو پچاس فٹ تک انہوں نے بلند کیا ہے۔ ابھی بارشیں نہیں ہوئیں۔ پانی نہیں آیا لیکن اس کے باوجود وہاں کے گھر دوبارہ ڈوبنا شروع ہو گئے ہیں۔ واپڈا کے اپنے اندازے کے مطابق وہاں سے تقریباً ایک لاکھ کے قریب آبادی کو منتقل کرنا پڑے گا لیکن انہوں نے اس کے لیے کوئی اہتمام نہیں کیا۔ یہ دوسری بار ہو گا کہ اس کا level raise کرنے کی وجہ سے لوگ اپنے گھروں، کھیتوں اور آباؤ اجداد کی قبروں سے محروم ہوں گے۔ وہاں پر ایسی فضا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی ہے۔ اس سلسلے میں میرا خیال ہے Water and Power کے وزیر صاحب کو بلا کر پوچھا جائے کہ اس سلسلے میں ان کی کیا تجویز ہے، وہ وہاں پر پانی آنے سے پہلے ان لوگوں کو settle کرنے کا کیسے اہتمام کریں گے۔ کیا وہاں پر camps بنائیں گے، ان لوگوں کو کیسے بچائیں گے؟

جناب چیئرمین: راجہ صاحب، آپ کے علم میں ہو گا کہ previously points of order ایک دن پہلے یا session شروع ہونے سے پہلے office میں deliver ہو جاتے تھے تا کہ we can send those to the concerned minister اور ان سے جواب لیتے تھے۔ میں اس وقت یہ appropriate سمجھتا ہوں کہ آپ یہ point of order in writing دے دیں تو we can send it to the minister concerned so that we can ensure he should come to the House and respond. It is a very important issue. منگلا کی upraising 1250 feet ہوئی ہے but this is an issue which concerns the people of that area also. بارشیں بھی ہونے والی ہیں، it will be more appropriate اگر آپ یہ point of order in writing دے دیں تو we can ask the WAPDA Minister for that. حمزہ صاحب، تشریف رکھیں

I will give you time. We may now take item No. 2, regarding discussion on the following motion moved by Col (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi on 6th February, 2012.

> "The House may discuss the Housing Policy of the Government with particular reference to the housing schemes for low paid government employees."

Shah *Sahib*, you want to speak on this?

Senator Col (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Yes sir, but before this I have a suggestion for the House and for you sir, if you would kindly agree to it. Item No. 3 is also my commenced motion and that is;

> "The House may discuss the situation arising out of load shedding of electricity in the country."

Our brothers of ANP have walked out on this topic. They can come back, we request them to come and take part in this. If this item could be given precedence over No. 2, because this is more burning issue and I am sure every member in the House would like to say a word on this. Sir, if you agree otherwise I will move item No. 2. As you desire.

جناب چیئرمین: شاہ صاحب، اس میں دو باتیں ہیں۔ Obviously this is an important issue. آپ کا جو commenced motion item No. 3 پر ہے۔ اس سلسلے میں honourable Minister for Water and Power کی request آئی تھی کہ he would not be able to attend the House proceedings today لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ secretariat can ensure that the WAPDA officials are sitting in the galleries وہ بیٹھے ہوں، we can start the discussion, they can take the notes and the minister can come tomorrow and respond.

Senator Col (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, I think it is a very wise decision and I fully support it, because it is very difficult for our honourable Leader of the House…

جناب چیئرمین: بدر صاحب، یہ دیکھ لیں this is an important issue, we can start a debate on this, we can start a discussion on this. Notes لے لیں and Minister for Water and Power can come tomorrow and make a response to all these things.

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب! یہ ہونا چاہیے کیونکہ اس وقت وزراء کے لیے اٹھنا تو بہت مشکل ہے۔ وہ رات بہت دیر سے سوتے ہیں تو اتنی جلدی نہیں جاگ سکتے، وہ شام کو ہی اٹھیں گے۔ اسی لیے آپ دیکھیں کہ کوئی وزیر بھی تشریف نہیں لایا۔ We can't wait for them کیونکہ یہ Private Members Day ہے۔

Mr. Chairman: If minister is not here, at least the officials of the ministry were supposed to sit in the gallery and if they are not here, kindly do take notice of this thing. Please ensure in future کہ جن وزارتوں کا business ہے، اگر وزیر available نہیں ہیں their officials should be in the gallery. You must take action against those officials. They are supposed to be here. جی شاہ صاحب۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: شکریہ، جناب چیئرمین! اگر وزیر صاحب اور officials بھی نہیں ہیں تو I request the honourable Leader of the House to take notes and if he can convey to the minister…

Mr. Chairman: Bader *Sahib*, Col. Mashhadi is addressing you.

Commenced Motion

Load Shedding of Electricity in the Country

Senator Col (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I have a greater sympathy for the Leader of the House. He has got

much burden and nobody is to help him or support him but if he can find a minister and if he can convey a word to them, I will be very grateful. So, I will take up item No. 3.

> "The House may discuss the situation arising out of load shedding of electricity in the country."

جناب! ملک میں یہ حالت ہے کہ آپ کسی شہر کو دیکھ لیں، شیخوپورہ، لاہور۔۔۔۔

جناب چیئرمین: بدر صاحب، آپ ذرا ANP کے احباب کو بلا لیں، فرحت اللہ بابر صاحب بھی جائیں۔ we are discussing the same issue.

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: یہ ان کا ہی issue ہے۔ I am sure they would like to speak on it and I also request them to come back. جناب! آپ کسی بھی شہر کی حالت دیکھیں، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، لاہور، کراچی، کوئٹہ، پشاور اور پختونخوا میں ایسا کوئی علاقہ نہیں ہے، جہاں پر load shedding نہیں ہو رہی اور load shedding اٹھارہ، انیس گھنٹے کی ہو رہی ہے۔ جناب! دنیا کے کسی بھی ملک میں یہ حالت نہیں ہے۔ دنیا میں کہیں بھی لوگ اس چیز کو برداشت نہیں کر سکتے۔ یہ پاکستان کے دلیر اور دکھی عوام ہیں جو اپنی حکومت کا اتنا ظلم سہہ لیتے ہیں اور پھر بھی ملک اور حکومت سے وفادار رہتے ہیں۔ امریکہ، نیویارک میں آدھے گھنٹے کے لیے بجلی گئی تھی اور پورے نیویارک میں ہر دکان کو لوٹا گیا تھا، وہاں پر اندھیرے میں rapes, murders, thefts and kidnappings ہوئیں تھیں۔

ہمارے لوگ انیس، انیس گھنٹے تک اندھیرے میں رہتے ہیں اور پھر بھی اپنے محلے، دکانوں اور ملک کا خیال کرتے ہیں۔ برداشت کی بھی ایک حد ہوتی ہے کہ ایک طرف اٹھارہ، انیس گھنٹے کی load shedding اور دوسری طرف اس کا tariff ہر مہینے بڑھایا جا رہا ہے۔ جناب! جب سے یہ ہماری coalition dispensation in power آئی ہے، سولہ مرتبہ بجلی کی قیمت بڑھائی گئی ہے اور اس کو ایک سو چالیس فیصد تک بڑھایا گیا ہے۔ چار سال پہلے سے لے کر آج تک بجلی کا per unit tariff 140% raise کیا گیا ہے یعنی اگر پہلے ایک unit ایک روپے کا تھا تو آج دو روپے چالیس پیسے کا ہے، اگر دس روپے تھا تو آج چوبیس روپے ہے۔ اب یہ حالت ہماری عوام برداشت نہیں کر سکتی اور نہ ہی کرنا چاہیے۔ ہسپتالوں میں مریض suffer کر رہے ہیں، اسکولوں میں بچوں کی پڑھائی متاثر ہو رہی ہے۔

گھروں میں بزرگ اور بچوں پر جو مصیبتیں گزرتی ہیں، انہیں دیکھ لیں۔ یہ ایک ایسی وزارت ہے جس نے کہا کہ نہ روزہ رکھو اور نہ افطار کرو کیونکہ ان دو وقتوں میں تو بجلی ضرور جاتی ہے اور یہ میں نہیں کہہ رہا، پورے پاکستان سے یہ report آئی ہے۔

جناب! بجلی ہے، یہ نہیں کہ بجلی نہیں ہے، capacity ہے۔ جب روزانہ آٹھ ارب روپے corruption میں کھائے جائیں گے تو circular debt ختم کرنے کے لیے کون پیسے دے گا؟ اگر circular debt ختم کیا جائے تو کل سے load shedding ختم ہو جائے گی۔ سابق وزیر اعظم جناب یوسف رضا گیلانی نے یہ ثابت کر دیا تھا۔ انہوں نے ایک دن اعلان کیا تھا کہ میں آج circular debt کی پہلی installment دے رہا ہوں، اگلے دن پورے ملک میں صرف ایک گھنٹے کی load shedding ہوئی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے پاس capacity ہے۔ ہمارے ہاں unfortunately generation furnace oil and gas کے ذریعے ہوتی ہے اور furnace oil کے generators کو نہیں چلایا جا رہا کیونکہ furnace oil کی قیمت زیادہ ہے۔ اس کے بعد انہوں نے ایک بھتہ بھی لگایا ہوا ہے، حکومت خود بھتہ خور بنی ہوئی ہے۔ یہ کہیں سے petroleum adjustment charge ڈھونڈ کر لے آئے ہیں، جب بھی ان کو پیسوں کی ضرورت پڑتی ہے، یہ نوٹ چھاپ لیتے ہیں اور یا پھر ہمارے بجلی کے bills میں fuel adjustment charges لگا دیتے ہیں اور کون سے بجلی کے bills جو بجلی یہ provide ہی نہیں کر رہے۔ اس کے بعد ظلم کی انتہا یہ ہے کہ ہمارے غریب، شریف اور دکھی لوگوں کے ساتھ جتنا ظلم ہو سکتا تھا، وہ ہو گیا ہے جب وہ سڑکوں پر آتے ہیں اور اللہ کے نام پر احتجاج کرتے ہیں کہ خدایا! ہمیں بجلی دے دو۔ چاہے وہ احتجاج لاہور، کراچی، کوئٹہ یا پشاور میں کریں تو Provincial Government ان کے ساتھ برا سلوک کرتی ہے، ایک تو Federal Government ان کو بجلی نہیں دے رہی، اس کے بعد Provincial Government ان کو ڈنڈوں سے مار رہی ہے، عورتوں کو مارا جا رہا ہے، ان کو water hosepipes سے مارا جا رہا ہے اور اس کے بعد ان کو arrest کیا جاتا ہے۔ میری سب سے پہلی demand یہ ہے کہ پورے پاکستان میں جتنے لوگ بجلی کے لیے احتجاج کرتے ہوئے arrest ہوئے ہیں، ان کو with apology immediately رہا کیا جائے، Government of Pakistan apology کرے کہ ہم نے آپ کو بجلی نہیں دی، ہم نے آپ کو تکلیف دی ہے، ہم نے آپ پر ظلم کیا ہے اور پھر ہم نے آپ پر ڈنڈے برسائے ہیں۔ یہ ان پر cases بنا کر ان کی زندگیاں تباہ کر رہے ہیں، یہ ان کی آنے والی نسلوں کی زندگیاں بھی تباہ کر رہے

ہیں۔ جناب چیئرمین! آج load shedding کی یہ حالت ہے جس ملک میں بجلی تین یا دو گھنٹے کے لیے آئے، ایسے، ایسے علاقے ہیں جن میں چھ دنوں سے بجلی نہیں ہے، ایسے، ایسے بھی علاقے ہیں جن میں لوگ چار، چار دن day and night بغیر بجلی کے رہتے ہیں۔ ہمارا water, agriculture and tube well system بجلی سے چلتا ہے، ہمارے گھروں میں پانی electric pumps سے tanks میں جاتا ہے کیونکہ ہمارا tanks system ہے، ہمارا running water system نہیں ہے، ہم اتنے advanced نہیں ہیں تو جب بجلی نہیں ہو گی تو پانی کہاں سے آئے گا۔ جب پانی نہیں ہو گا تو diseases ہوں گی، ہر قسم کی تکلیف جو انسان کو ہو سکتی ہے، وہ ہمیں مل رہی ہے اور ہمیں وہ کیسے مل رہی ہے۔ میں حیران ہوں کہ چار، ساڑھے چار سال تک جو *sahib* Minister ہمیں بجلی نہیں دے سکے، ان کو Prime Minister بنا دیا گیا ہے اور وہ Prime Minister بن کر بھی ہمیں بجلی نہیں دے سکے، ہمیں ایک minute کے لیے relief نہیں دے سکے۔ عوام روئے نہ، احتجاج نہ کرے تو عوام کیا کرے؟ آپ شکر کریں کہ وہ پورے پاکستان کو نہیں جلا رہے، آپ یہ شکر کریں، وہ اس وقت پوری حکومت اور حکومت کے اداروں کو تباہ نہیں کر رہے، برداشت کی ایک حد ہوتی ہے، وہ اس حد تک پہنچ گئے ہیں، اگر چوبیس گھنٹوں میں بجلی نہ آئی۔ آپ نے پیسا corruption کے لیے رکھا ہوا ہے، آپ کا Minister کہتا ہے کہ 200 ارب روپے صرف FBR میں سالانہ corruption ہوتی ہے، Chairman of the NAB کہتا ہے کہ آٹھ ارب روپے پاکستان میں روزانہ کی corruption ہے، اگر آپ اس کا آدھا پیسا circular debt میں ڈال دیں تو 24 گھنٹے بجلی ہو گی، بجلی کے لیے کوئی problem نہیں ہے۔ خدا کے لیے آدھا کھاؤ، مگر کم از کم پاکستان کے عوام پر رحم کرو، ظلم کی انتہا کی جا رہی ہے اور ہمارے عوام کے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے، اس کو ختم کرو۔ Industry and trade بند ہو رہا ہے، آپ کا flight of capital ہو رہا ہے۔ سرمایہ باہر جا رہا ہے، آپ نے بجٹ بنا دیا ہے، آپ کے پاس پیسا نہیں ہے، revenue نہیں ہے، آپ notes چھاپ کے اور fuel adjustment charges لگا کر روزانہ والے system پر آ گئے ہیں۔ یہ ظلم جب تک ختم نہیں ہو گا، پاکستان کے عوام کا احتجاج ختم نہیں ہو گا۔ جناب! ہم لوگ elections جیتنے کا سوچ رہے ہیں، میں کہتا ہوں کہ کوئی election میں کھڑا نہیں ہو سکے گا، اگر آپ نے دو دنوں میں پاکستان کے عوام کو بجلی نہ دی اور continuous supply of electricity نہ دی، یہ نہیں ہے کہ دو دنوں کے لیے ان کو روشنی دکھا کر اس کے بعد اندھیروں میں ڈال دیں۔ ہمارے وزیر prince of darkness ہیں، سب شہزادے

ہیں، اندھیروں میں گھومو، پھرو، موجیں کرو، مگر خدا کے لیے پاکستان کو اندھیر نگری نہ بناؤ، پاکستان کے عوام کو اندھیرے سے نکالو۔ پاکستان کے عوام کا بجلی اور جن services کا حق ہے جو United Nations Charter میں ان کا حق ہے، آپ کم از کم وہ ان کو دو، you have to supply the basic necessities of life to people of the country that is universally accepted principles then what can we do now except cry, weep Ministers are slept. جب Ministers نہیں آئیں گے تو ان کے officials کیوں آئیں گے۔ When the Minister doesn't come, they wouldn't come. So, they are also not here, let us hope that the Leader of the House does so much, will do a little more for us and try to convey to the authorities concerned, the plight of the poor people of Pakistan. They need light, we need light, without light there is no knowledge, without knowledge there is no nation. Thank you very much sir.

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ ڈار صاحب! آپ same motion پر بات کرنا چاہتے ہیں یا کوئی اور issue ہے؟

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! میں اسی پر بات کرنا چاہتا ہوں، میں بالکل کرنل مشہدی صاحب کی بجلی کے قیمتوں میں اضافے کے بارے میں بات کو 101% endorse کرتا ہوں، بجلی 16 مرتبہ بڑھی، بجلی 140% بڑھی اور جو احتجاج ہو رہا ہے، ملک میں عوام احتجاج کر رہے ہیں ان کی تمام باتوں کو endorse کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ روزے میں یہ اتنا سچ بول گئے ہیں کہ میں ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ اس سارے crime کے حصے دار ہیں، ان کی تقریر کی recording ان کے leader کو بھیجیں تاکہ ان کو پتا چلے کہ پاکستان میں کیا ہو رہا ہے، MQM is part of the Government. کرنل صاحب! آپ نے اتنی سچی باتیں کی ہیں، آپ اپنی leadership کو بتائیں کہ کیا ہو رہا ہے۔

جناب! یہ معاملہ بڑا سنگین ہے، میں کوئی بات repeat نہیں کرتا، ان کے تمام جذبات کو endorse کر رہا ہوں، انہوں نے جو facts دیے ہیں، ان کو endorse کر رہا ہوں لیکن یہ معاملہ resolvable ہے۔ آپ میری 4 جون کی بجٹ پر تقریر نکال کر سن لیں، میں نے proposals دی تھیں کہ یہ معاملہ کیسے حل ہو سکتا ہے، short term میں کیسے حل ہو سکتا ہے، medium term میں

کیسے حل ہو سکتا ہے اور long term میں کیسے حل ہو سکتا ہے۔ جناب! اس کے لیے political will چاہیے، اس کو ایمانداری سے handle کرنے کی ضرورت ہے لیکن یہ لوگ بالکل بے حس ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اب معاملات خراب سے خراب تر ہو رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! آپ Minister for Water and Power کو direct کریں کہ وہ یہاں پر تشریف لائیں اور خدا کے لیے ہمیں بتائیں، اس floor سے قوم کو بتائیں کہ ان کے دماغ میں اس مسئلے کا کیا حل ہے۔ ہماری economy کتنا suffer کر رہی ہے، اس وقت آپ کی GDP 2 to 2.5% suffer کر رہی ہے، صرف اس معاملے سے suffer کر رہی ہے۔ میرے سینیٹ کے staff نے مجھے بتایا ہے، وہ واہ میں رہتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ساری رات بجلی نہیں آئی، ہم نے چھت پر بیٹھ کر گزارا کیا ہے، بجلی کی وجہ سے پانی نہیں تھا اور ہم نے کنویں سے ڈول ڈال کر پانی نکالا، ہم کون سی صدی میں رہ رہے ہیں، یہ اکیسویں صدی ہے، یہ نہیں ہے کہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا، مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ اس کے لیے محنت کریں، اس کے لیے بیٹھیں اور اس کے لیے اقدامات کریں، یہ مسئلہ بالکل حل ہو سکتا ہے۔ آپ please ان سے کہیں کہ یہ ہمیں بتائیں، یہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب حمزہ صاحب! آپ اسی motion پر بات کرنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر حمزہ: جناب! میں اسی پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! مشہدی صاحب نے بہت مہربانی کی ہے اور یہ قرارداد پیش کی ہے جب سے یہ حکومت آئی ہے، اس نے بیماری میں کمی کے بجائے روز بروز اضافہ کیا ہے۔ جناب صدر کچھ عرصے بعد یہ بیان دے دیتے ہیں کہ میں نے حکم دے دیا ہے کہ بجلی کے بحران کو حل کیا جائے یعنی پہلے سو رہے تھے، کبھی جاگ گئے تو قوم کو خبر سنا دی اور بیان دے دیا۔ جناب چیئرمین! اصل بات یہ ہے، اگر یہ حکومت دیانتدار ہو اور دیانتدار لوگوں کو آگے لانا چاہتی ہو جن لوگوں کو مقرر کیا ہے، ان سے کام لینا چاہتی ہو تو اس صورت میں حالات بہتر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی کی report ہے کہ خیبر پختونخوا میں سب سے زیادہ بجلی چوری ہوتی ہے یعنی ایک طرف بجلی کی شدید قلت ہے اور دوسری طرف متواتر بجلی کی چوری ہو رہی ہے، اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے، اس میں کراچی اور اندرون سندھ بھی شامل ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ اللہ کے فضل سے پنجاب کے علاقوں میں بجلی کی چوری سب سے کم ہے اور پنجاب کو ہی سزا دی جاتی ہے یعنی بجلی کی supply میں مجرمانہ سلوک کیا جاتا ہے اور سوتیلی ماں کا سلوک کیا جاتا ہے۔ کیفیت یہ ہے کہ جس علاقے سے میرا تعلق ہے۔

ایک طرف کراچی ہے جو پاکستان کا سب سے بڑا صنعتی اور تجارتی شہر ہے اور دوسرا فیصل آباد ہے وہ بھی صنعتی لحاظ سے بڑا شہر ہے، خاص طور وہاں پاور لومز کی industries سب سے زیادہ موجود ہیں۔ اس بجلی کی کمی کی وجہ سے انسانوں کو جو تکلیف ہوئی وہ تو ایک طرف، consumers کو جو پریشانی ہوئی وہ علیحدہ ہے لیکن سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ ہماری پیداوار اور export میں کمی آ گئی ہے اور حکومت ہے کہ ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ ایک صاحب کل وزیر بجلی تھے اور اب وہ ہمارے Prime Minister بن چکے ہیں۔ یہ بات کہ میں افراد کو نہیں پہچانتا، یہ کیسے ممکن ہے کہ یہاں واپڈا کی کارگزاری کے بارے میں resolution موجود ہو اور سٹاف موجود نہ ہو، اگر وزیر صاحب کو کوئی مجبوری ہے اور وہ موجود نہیں ہیں تو یہاں وزیروں کی پوری فوج ہے، کوئی دوسرا وزیر ان کی جگہ notes لے سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! ان لوگوں کی لاپرواہی، بد نظمی اور corruption کی حد ہو گئی ہے، ان میں انسان دوستی نہیں ہے، انہوں نے پاکستان کے مسائل کو بگاڑا ہے اور پاکستان کی صنعت کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ آج ہی مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ موٹروے پر بھیرہ کے قریب لوگوں نے احتجاج کرتے ہوئے وہاں سے روڈ بند کر دی ہے، کبھی پتا چلتا ہے کہ فلاں شہر میں واپڈا کے دفتر کو آگ لگا دی گئی۔ آگ لگانے سے یا موٹروے بند کرنے سے تو مسائل حل نہیں ہوتے لیکن ان لوگوں کو کون اکساتا ہے، کون مجبور کرتا ہے، حکومت اپنی بدعمالیوں، لاپرواہیوں اور مجرمانہ غفلتوں کی وجہ سے لوگوں کو مجبور کرتی ہے۔

جناب چیئرمین! جو بات ڈار صاحب نے فرمائی کہ ہماری بدقسمتی ہے اور خدا معلوم ان کے ان کے ساتھ کیا رشتے ناتے ہیں، یعنی ایک طرف ANP ہے اور دوسری طرف MQM ہے، یہ حضرات حکومت کے ساتھ ہیں، یہاں اختلاف کرتے ہیں، walkout کرتے ہیں لیکن ان کی حمایت سے باز نہیں آ سکتے۔ میں کہتا ہوں کہ اس سے بڑی جمہوریت کے ساتھ کیا زیادتی ہو سکتی ہے کہ ان کے ساتھ بھی ہیں، ان کے ساتھ ظلم میں شریک بھی ہیں، ان کو ووٹ بھی دیتے ہیں، اختلاف بھی کرتے ہیں لیکن وہ قومی معاملات میں دیانتداری اور بااصول طریقے سے کام کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ آج یہ MQM اور ANP والے اکٹھے ہوجائیں تو حکومت ختم ہو جاتی ہے، کوئی بہتر لوگ آگے آ جائیں گے، حالات بہتر ہو جائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کے پچھلے چار سال سے یہ حکومت جو کچھ کر چکی ہے، اس سے کوئی توقع نہیں کی جا سکتی کہ یہ حالات کو بہتر بنائیں گے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کو پکڑ کر اقتدار سے علیحدہ کیا

جائے اور اقتدار سے علیحدگی طاقت سے نہیں، ووٹوں کے ذریعے سے ہو سکتی ہے۔ میں ANPاور MQM والوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ آگے بڑھیں اور پاکستان کے لوگوں کو اس مصیبت سے نجات دلوائیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب حاصل خان بزنجو۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: شکریہ۔ جناب چیئرمین! ہم بلوچستان والوں نے کافی عرصے سے بجلی پر بولنا ہی چھوڑ دیا ہے کہ جو چیز ملتی ہی نہیں ہے تو خوامخواہ اس پر شور کیوں مچائیں۔ دلآزاری ہوتی ہے، آپ لوگوں کو بھی تنگ کریں اور اپنے آپ کو بھی تنگ کریں۔ مجھے مشہدی صاحب کی تقریر نے تھوڑا جذباتی کیا اور انہوں نے جو اس حکومت کی چار سال کی کارکردگی کی تعریف کی، میں حکومت کو داد دیتا ہی دیتا ہوں لیکن میں MQM کو بھی داد دیتا ہوں کہ وہ بھی چار سال ڈٹے رہے، انہوں نے بھی لوڈشیڈنگ کے خلاف کچھ نہیں کیا۔ جناب والا! آپ اس سے خود اندازہ لگالیں کہ کسی حکومت کے اتحادی چیخنا شروع کر دیں، ابھی تک ANPہاؤس میں نظر نہیں آرہی، MQM چیخ رہی ہے۔ میرے خیال میں لوگوں کے حوالے سے اگر میں حکومت کا حصہ ہوتا تو میں کبھی ٹیلیویژن نہ دیکھتا کہ ہر شہر میں، ہر گلی کوچے میں احتجاج چل رہا ہے، پولیس ڈاکوؤں کی بجائے اپنی پوری قوت مظاہرین کے خلاف لگا رہی ہے، اس وقت ملک میں پولیس کی ساری فورس جلسے جلسوں کو روکنے میں لگی ہوئی ہے۔ میں دوبارہ مشہدی صاحب کو quote کروں گا کہ اس حکومت کے وزیر جو یہاں آکر ہمارے ساتھ بیٹھتے اٹھتے ہیں، ان کے متعلق مشہدی صاحب کا کہنا ہے کہ یہ اربوں روپے چوری کرتے ہیں۔ جناب! اب آپ بتائیں کہ اگر میری پارٹی حکومت میں ہو اور میں کھڑا ہو کر کہوں کہ یہ جو میرے لوگ ہیں، جو میرے ساتھ بیٹھے ہیں، یہ چور ہیں تو اس کے بعد حکومت کی کیا credibility رہ جاتی ہے۔ ہر چار دن بعد ایک announcementہوتی ہے کہ فلاں date سے فلاں dateتک لوڈشیڈنگ نہیں ہو گی۔ اس ہاؤس میں rental power کی بات ہوئی اور یہاں تک کہ باہر کے اداروں نے اور وہ ادارے جو آپ کو پیسہ دیتے ہیں، انہوں نے کہا کہ اس میں اربوں کھربوں کا گھپلا ہو رہا ہے۔ آپ نے کراچی میں ایک rental power ship لگائی ہوئی ہے، جس کو 35میگاواٹ دینے ہیں لیکن وہ صرف 7میگاواٹ دے رہا ہے اور وہ پیسے وہی charge کر رہا ہے جو کہ آپ نے agreement کیا ہے۔ یہ حکومت جو agreement کر چکی ہے یہ جواب دے کہ 35,37میگاواٹ کی مشین صرف 7میگاواٹ کیوں produce کر رہی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے، کیا کوئی پوچھنے والا ہے؟

جناب چیئرمین! لوگوں کو بڑی پریشانی یہ ہے کہ ان کی industries نہیں چلیں گی، کارخانے نہیں چلیں گے، بے روزگاری ہو جائے گی۔ ہمیں اس وقت جو سب سے بڑی مشکل آرہی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں پانی کی سطح 800 سے 900 فٹ تک چلی گئی ہے، سوائے ٹیوب ویل پمپ کے ہمارے پاس اور کوئی sources of water نہیں ہے، ہماری water supply کا total source tube well رہ گیا ہے۔ آپ یقین کریں گے وہاں دس دس دن تک بجلی نہیں ہوتی۔ ہمارے ہاں بجلی آنے کے بڑے زبردست timings ہیں، رات کے 12 بجے آتی ہے اور صبح 6 بجے چلی جاتی ہے۔ ہم نے واپڈا والوں سے کئی دفعہ کہا کہ اس کے بارے میں ہمیں explain تو کریں۔ آپ کو اگر بجلی دینی ہے تو رات کی بجائے دن کے 12 بجے دیں تاکہ لوگ اپنی زمینداری وغیرہ کر لیں مگر رات کو 12 بجے سے صبح 6 بجے تک بجلی دیتے ہیں، یہ کیا بات ہے۔ اکثر علاقوں میں تو بجلی کا نام و نشان تک نہیں ہے مگر یہاں T.V پر breaking news آتی ہے کہ اتنے میگا واٹ کا فلاں جگہ سے اضافہ ہوا مگر عملی طور پر دیکھا جائے تو کچھ بھی نہیں ہے۔

ایک طرف آپ کی صورتحال یہ ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ turbines کو چلانے کے لیے پیسے نہیں ہیں، ہمارے پاس اتنا بھی پیسہ نہیں ہے کہ ہم تیل لے کر ان مشینوں کو چلاسکیں۔ دوسری طرف آپ دیکھیں کہ کیا اس حکومت کے کسی خرچے میں آپ کو کوئی کمی نظر آئی اور اس وقت خود وہی لوگ جو حکومت کے اتحادی ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہاں کرپشن بھی ہو رہی ہے اور سب اس کو مانتے بھی ہیں، کہ ٹھیک ہے جی کرپشن ہو رہی ہے۔ میرا ایک دوست کہتا ہے کہ میں کہیں دورے پر گیا تو وہاں باتوں باتوں میں مجھ سے پوچھا گیا کہ پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان میں بجلی نہیں ہے۔ تو میزبان نے کہا کہ جھوٹ کیوں بولتے ہو۔ اس نے کہا خدا کی قسم میں جھوٹ نہیں بولتا میں سچ بولتا ہوں پاکستان میں بجلی نہیں ہے۔ میزبان نے کہا پاکستان جو اس وقت 6 atomic blast کر چکا ہے، وہ دنیا کی بڑی ایٹمی طاقتوں میں شامل ہو چکا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں وہاں بجلی نہیں ہے تو یہ بات کون مانے گا۔ پوری دنیا نیوکلیئر سے بجلی لے رہی ہے، آپ چھ دھماکے کر چکے ہیں اور پوری دنیا میں ہم اپنے آپ کو سب سے بڑی طاقت اس لیے بول رہے ہیں کیونکہ ہم نے چھ دھماکے کیے ہیں اور دوسروں نے پانچ، چار کیے ہیں مگر ہم بجلی کے لیے رو رہے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ یا تو جو سسٹم ہے ہم اس کو قبول کر لیں کہ وہ collapse ہو رہا ہے۔ دیکھیں جس ملک میں واپڈا نہ ہو، جس ملک میں ریلوے نہ ہو، جس ملک کی Airline بند ہونے جا رہی ہو تو آپ مجھے

بتائیں کہ آپ اس کو کیسے ملک کہہ سکتے ہیں؟ اس کو ملک نہیں کہا جائے گا کیونکہ یہ دو تین چیزیں ہیں جن سے سارے لوگوں کو، سارے شہروں کو connect کیا جاتا ہے، اگر ان کا رشتہ ختم ہو گیا، آپ کی پی آئی اے ، واپڈا ، ریلوے ختم ہو گئے تو پھر لوگوں کا ایک دوسرے سے تعلق ہی ختم ہو جائے گا۔ اب سوال یہ ہے کہ کوئی آ کر جواب دینے والا نہیں ہے، ہمارے وزیر اعظم اس سے پہلے وزیر بجلی و پانی تھے مجھے ان سے کوئی اختلاف نہیں ہے مگر آپ کو تو خیال کرنا چاہیے تھا، کسی اور کو وزیر اعظم بنا دیتے، جہانگیر بدر کو قومی اسمبلی میں لے جا کر وزیر اعظم بنا دیتے۔ ایک آدمی پر آپ خود الزام لگاتے ہیں this government framed charges against the man اور آپ نے اس کو وزیر اعظم بنا دیا۔ جناب والا، لگتا یہ ہے کہ حکمرانوں نے خود طے کیا ہے کہ اس کے ہر سسٹم کو ختم کریں گے اور آپ اس جگہ پر پہنچ چکے ہیں۔ اس کا ایک ہی راستہ ہے، خدا کو مانو! ایک آل پارٹیز کانفرنس بلا کر الیکشن کی تاریخ کا اعلان کردو کیونکہ ان تمام مسئلوں کا اب آپ کے پاس کوئی حل نہیں ہے، آپ چار سال میں کچھ نہیں کر سکے تو اب چھ مہینے میں کیا کر پاؤ گے۔ اس لیے بہتر ہو گا کہ آپ اس طرف جائیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ حاجی غلام علی صاحب۔

سینیٹر حاجی غلام علی: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بہت شکریہ جناب چیئرمین! آج اس ایوان میں ملک کے اہم مسئلے پر بحث ہو رہی ہے۔ میرے کچھ دوستوں نے کہا کہ خیبر پختونخوا میں بجلی چوری ہو رہی ہے اور پنجاب کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے ۔میرے خیال میں آج پورے ملک میں ہر پاکستانی مشکلات کا شکار ہے اور اس کے ساتھ ساتھ خیبر پختونخوا میں اٹھارہ گھنٹے کی لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے اور لوڈشیڈنگ نے لوگوں کی زندگی اجیرن بنا دی ہے۔ آج بھی پشاور سے صوابی تک موٹروے نہ صرف بند تھی جب کھولی گئی تو پتھر اسی طرح وہاں پڑے ہوئے تھے۔ آج خوش قسمتی یہ ہے کہ وزیر صاحب یہاں موجود ہیں اور ان کو اب ایک نیا چارج ملنے والا ہے کہ آئے روز بجلی کی لوڈشیڈنگ کی وجہ سے موٹروے بند ہو گی تو اس کے لیے کسی فورس کا بھی انتظام کرنا چاہیے تاکہ ہڑتال کے دوران جو پتھر سڑک پر رکھے ہوتے ہیں ان کو اٹھانے کا بندوبست ہو سکے کیونکہ جب لوگ سپیڈ سے گاڑی چلا کر موٹروے پر آتے ہیں تو ایکسیڈنٹ کا خطرہ نہ رہے۔ پچھلے ہفتے میں لاہور سے آ رہا تھا تو وہاں پر بھی چار گھنٹے تک موٹروے بند رہی اور جب میں نے ڈی آئی جی پولیس لاہور کو فون کیا تو انہوں نے کہا یہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔ ہم چار گھنٹے موٹروے پر کھڑے رہے۔ ظلم کی انتہا ہے۔

جناب چیئرمین! جیسے کہ میرے معزز اراکین نے فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت میں شامل جماعتیں عوام سے ایک عجیب قسم کا مذاق کر رہی ہیں۔آج عوامی نیشنل پارٹی واک آوٹ پر ہے۔ انہوں نے تو خود کہا تھا کہ (پشتو) اور انہوں نے تو الیکشن میں کہا تھا کہ ہم سو یونٹ تک بجلی مفت دیں گے۔آج صرف احتجاج کرکے باہر نکل جانا کہ بجلی نہیں آ رہی ہے تو یہ قوم کے ساتھ مذاق ہے۔ خیبر پختونخوا کے عوام انتہائی سخت مشکلات میں ہیں اور حکومت کی مشکلات کا بھی ہمیں احساس ہے لیکن انہوں نے جو اعلان کیا تھا کہ افطاری، تراویح اور سحری کے وقت لوڈشیڈنگ نہیں ہوگی۔آج قائد ایوان معلومات حاصل کرکے ایوان کو بتائیں کہ خیبر پختونخوا میں سات بجے شام بجلی جاتی ہے اور آٹھ بجے آتی ہے اس دوران بغیر بجلی کے افطاری ہو جاتی ہے۔ نو بجے لوڈشیڈنگ ہوتی ہے اور گیارہ بجے بجلی آتی ہے، اس دوران تراویح نو سے لے کر ساڑھے دس بجے تک ہوتی ہے۔ پرسوں مسجد میں مجھے کسی نے کہا کہ آپ بھی ممبر ہیں کچھ بتائیں تو میں نے ان کو ایک آسان مثال دی۔ میں نے کہا کہ اپنے تمام خیبر پختونخوا کی مسجدوں میں دیکھو کہ پیپلز پارٹی یا اے این پی کا کوئی وزیر، ایم این اے، ایم پی اے مسجد میں آیا ہے۔ جب وہ مسجدوں میں نہیں آتے تو مسجدوں کا احساس ان کو کیسے ہوگا۔ وہ کس طرح احساس کریں گے کہ نو بجے بجلی بند ہوتی ہے ان کو تو یہ وقت بھی معلوم نہیں ہے کہ تراویح کس وقت ہوتی ہے۔ آپ ان ممبران کے علاقوں سے آج کی نہیں دس دس سال پہلے کی معلومات حاصل کریں تو ان کو کچھ پتا نہیں ہے۔ جب خیبر پختونخوا میں ہماری حکومت تھی تو ہمارا وزیر مسجد میں امام ہوتا تھا اس لیے اس وقت خیبر پختونخوا تمام مشکلات سے محفوظ تھا۔

جناب چیئرمین: حاجی صاحب! افطاری میں بھی جانا ہے ذرا جلدی conclude کرلیں۔

سینیٹر حاجی غلام علی: جناب چیئرمین! یہ ایوان حکومت کو ہدایت دے کہ خدا کے لیے رمضان المبارک میں لوڈشیڈنگ کم سے کم کی جائے اور خاص طور پر سحری، افطاری اور تراویح کے اوقات میں نہ کی جائے۔ ہمیں احساس ہے کہ ہمارے عوام ملکی املاک کو نقصان پہنچائیں گے تو یہ پاکستان کا نقصان ہے، عوام کو اشتعال پر اکسانے سے گریز کیا جائے اور لوڈشیڈنگ کا خاتمہ کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سید ظفر علی شاہ صاحب! آپ بھی اسی پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ It should not be more than four minutes دیکھیں پھر آپ تو چلے جائیں گے بہت سارا سٹاف ہے جنہوں نے گھر پہنچنا ہوگا۔ آپ last speaker ہیں۔ جی۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ بہت کچھ کہا جاچکا ہے میں یقیناً جناب کا اور اس معزز ایوان کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا اور نہ ہی repetition کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت بھی Point of Order پر بھی میں یہی بات کرنا چاہتا تھا کہ موجودہ حکومت اپنا اعتماد کھو چکی ہے۔ آج کا دن بڑا بابرکت یا بے برکت دن ہے، میں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ تینوں اتحادی جماعتیں، جن میں پاکستان مسلم لیگ (ق) کے انیس میں سے سولہ وزراء نے استعفیٰ دے دیا ہے گو کہ وہ استعفیٰ بذریعہ اپنے دفتر دیا ہے لیکن یہ ریکارڈ کی بات ہے کہ وہ استعفیٰ دے چکے ہیں اسی لوڈشیڈنگ کی وجہ سے۔ عوامی نیشنل پارٹی واک آوٹ کے بعد ابھی تک ایوان میں واپس نہیں آئی۔ ایم کیو ایم کی چیخ و پکار آپ نے سن لی ہے۔ جناب چیئرمین! عدم اعتماد یہ نہیں ہوتا کہ باقاعدہ لکھ کر بھیجا جائے اور عدم اعتماد کی قرارداد منظور ہو وہ ایک technicality ہے لیکن Democratic process اور democratic دنیا میں اس سے بڑا عدم اعتماد اور ہو نہیں سکتا۔ مشہدی صاحب نے اپنے اور حکومتی وزراء پر جو الزامات لگائے ہیں، اگر میں یہ الزمات لگاؤں یا حزب اختلاف کی طرف سے ایسے الزامات آئیں تو کہا جائے گا کہ حزب اختلاف ہمیں بڑا پریشان کرتی ہے۔ یہ ہر وقت اختلاف برائے اختلاف کرتے رہتے ہیں۔ جناب چیئرمین! میں نے وعدہ کیا تھا مختصر ترین بات کرنے کا۔ اب اس لوڈشیڈنگ کے اژدھے سے جان چھڑانے کا طریقہ کیا ہے؟ مجھ سے پہلے میرے دو تین فاضل دوست اس بارے میں بات کر چکے ہیں۔ میں ان تینوں اتحادیوں سے کہتا ہوں جو عدم اعتماد کر چکے ہیں اپنے دماغ سے، اپنی عقل سے اور اپنے مشاہدات سے کہ موجودہ حکومت باقی معاملات چھوڑ دے۔ وہ باقی goods deliver کرنے میں بھی miserably fail ہوئے ہیں۔ جناب! اٹھارہ کروڑ عوام کو اندھیروں کی دنیا میں دھکا دینے والی حکومت کے لیے اب اس مسئلے سے جان چھڑانے کے دو طریقے ہیں۔ یہ تینوں اتحادی اپنی آخرت بھی ٹھیک کرلیں اور دنیا بھی۔ کرنل صاحب! اندھیروں میں دھکیلنے والی حکومت کا ساتھ چھوڑ دیں۔ یہ بات نہیں چلے گی جس طرح لیڈر آف دی اپوزیشن صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر واقعی آپ کو اٹھارہ کروڑ عوام کے ساتھ ہمدردی ہے، اگر واقعی کراچی کے لوگوں سے آپ کو ہمدردی ہے، اگر واقعی آپ بھتہ خوروں کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو حکومت کا ساتھ چھوڑدیں۔ یہی بات میں جناب اسفند یار ولی خان صاحب سے بھی کروں گا۔ کبھی پتا چلتا ہے کہ کل جماعتی کانفرنس اے این پی والے بلا رہے ہیں، کبھی دوسری خبر آتی ہے کہ الطاف بھائی بلا رہے ہیں۔ بھئی اتنے لمبے چکر میں پڑنے کی آپ کو ضرورت کیا ہے؟ پاکستان کے

عوام کے ساتھ آپ بہت بھلا کریں گے اگر اس حکومت کو منفی کردیں اور اس گری حکومت کو گرا دیں تاکہ ملک میں نئے انتخابات ہو سکیں اور لوگ نئے ووٹ اور نئے مینڈیٹ کے ساتھ آسکیں۔

جناب چیئرمین! اگر یہ بات نہ ہوئی تو ایک دوسرا طریقہ ہے۔ ڈریں اس وقت سے جب معاملات قابو میں نہ رہیں۔ یہ جو آج صورتحال ہو چکی ہے، مسجدوں میں، گھروں میں، سکولوں میں، ہسپتالوں میں، کس کس جگہ پر آپ کس کس اندھیرے کا ذکر کریں گے۔ جناب چیئرمین! پاکستان کے عوام بپھرے ہوئے تو ہیں، وہ پرانے ٹائر کو آگ تو لگا رہے ہیں، پرانے شیشے کو تو وہ توڑ رہے ہیں لیکن اس وقت سے بچیں، حزبِ اختلاف کی بھی اس call سے بچیں کہ حزبِ اختلاف کو پاکستانی عوام کو یہ call دینی پڑے کہ اے پاکستانی لوگو! اس بجلی کا بل جو بجلی تمہارے پاس آتی نہیں، اس گیس کا بل جو تمہیں ملتی نہیں، ادا کرنا چھوڑ دو۔ کیا یہ حکومت انتظار کر رہی ہے اس بات کا کہ پاکستان کے عوام سول نافرمانی پر اتر آئیں؟ بہت شکریہ جناب چیئرمین۔

Mr. Chairman: Thank you Shah *sahib*. The motion has been talked out. Bader sahib.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب چیئرمین! میں بس دو تین فقرے کہوں گا۔ پہلی چیز تو یہ ہے کہ یہاں بجلی سے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے these are very sensitive questions. اس پر میری بھی کوشش ہو گی، آپ بھی کریں کہ منسٹر آکر ان چیزوں کا جواب دیں۔

جناب چیئرمین: بدر صاحب! ایک گزارش میری سن لیں، آپ ensure کریں کہ minister یہاں موجود ہوں۔ وزیر نہیں ہیں، وزیرِ مملکت نہیں ہیں، officials نہیں ہیں، otherwise next time I will summon the Secretary WAPDA. He will sit in this gallery. Kindly convey him. Ensure that officials of the Ministry should be in the gallery. اگر وہ نہیں آئیں گے تو next time he will be sitting in this gallery.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ I will convey this message of the House spoken by you to the Secretary WAPDA. میں نے اسی لیے دو منٹ آپ سے مانگے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو ایک impression ہے، in the technical and practical terms کہ حکومت کے خلاف vote

of no confidence ہوا ہے this impression is incorrect. اس لیے کہ دنیا میں جہاں جہاں بھی coalitions کام کرتی ہیں، یورپ کے متعدد ممالک میں coalition governments قائم ہیں، their coalition partners daily walk out against their own government. They are allowed. اس چیز کو in the political language, protest کہتے ہیں۔ This is not a no-confidence. اگر اپوزیشن no-confidence لانا چاہتی ہے تو لا سکتی ہے، ان کو اس بات کا حق ہے۔

Mr. Chairman: Thank you Bader *sahib*. The House stands adjourned to meet again on Tuesday, the 31st July, 2012 at 10:30 am.

[The House was then adjourned to meet again on Tuesday, the 31st July, 2012 at 10:30 a.m.]